سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

ایم ۔وی ۔کرونا کرن

بنام

کرشنن (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

15 دسمبر 2006

(ایس ۔ بی ۔سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

قانون شراکت داری، 1932:

دفعہ 29 (2)۔تحلیل شدہ شراکت داری کے شراکتدار کے وارثوں کے ماتحت منتقلی کا حق-دو بھائیوں کی شراکت داری ان میں سے ایک کی موت کی وجہ سے تحلیل ہونے والی جائیداد کے شریک مالک ہونے ۔متوفی شراکتدار کے وارثوں کی جانب سے مقدمہ جائیداد منتقل کرنے کا حق ۔سابقہ شراکت دار کے خلاف واجبات کی وصولی کے مقدمے میں حکم نامے پر عمل درآمد میں نیلامی خریدار کو قبضہ کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالنے کا حق ۔ ایک شراکتدار کی موت کے بعد شراکت دار تحلیل ہوگئی تھی، اس کے وارث جائیداد منتقل کر سکتے تھے، اور قبضے میں رکھے جانے کے بعد منتقلی کرنے والے کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ نیلامی کے خریدار کو قبضہ کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالے-ضابطہ دیوانی، 1908-آرڈر 21، قاعدہ 97۔

دو بھائیوں نے کسی خاص جائیداد کے شریک مالک ہونے کی وجہ سے ایک شراکت قائم کی۔ ان میں سے ایک کی بعد میں موت ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی شراکت داری فرم تحلیل ہوگئی۔متوفی شراکتدار

کے قانونی وارثوں نے مقدمہ کی جائیداد فروخت کی دستاویز کے ذریعے مدعاعلیہان کے پیش رومفاد میں منتقل کردی۔اس کے بعدایک تیسرے فریق نے مذکورہ شراکت داری فرم کے خلاف کچھ رقم کی وصولی کے لئے مقدمہ دائرکیا۔ویندی مذکورہ مقدمے میں فریق نہیں تھا۔مقدمہ کا حکم جاری کیا گیا تھااور درخواست گزارکو حکم نامے پرعمل درآمد کرتے ہوئے مقدمے کی جائیداد کی نیلامی کی گئی تھی،جس نے قبضہ فراہم کرنے کادعوی کیا تھا۔ بیع نامہ کےتحت دکان دار نے اس میں رکاوٹ ڈالی اوراپیل کنندہ نیلامی خریدار نے رکاوٹ دور کرنے کے لئے درخواست دائرکی۔عدالت نے درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مقتول شراکتدار کے قانونی وارث جائیدادفروخت کرسکتے ہیں اورمدعاعلیہان اس کے قانونی مالک ہیں۔نیلامی کے خریدار کی اپیل مسترد کردی گئی تھی لہذااس کی دوسری اپیل بھی تھی۔

نیلامی کے خریدار کی جانب سے دائرکی گئی فوری اپیل میں ان کی جانب سے موقف اختیارکیا گیا تھا کہ مدعاعلیہان تحلیل شدہ فرم کے قانونی وارث نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حصہ حاصل نہیں کرتے اوراس لیے انہیں مزاحمت کرنے کاکوئی حق نہیں ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئےعدالت

فیصلہ: 1.1 شراکت داری کے دوران کسی جائیدادکوفروخت کرنے کے شراکت دارکےحق اورفرم کےتحلیل ہونے کے بعداس کی جائیدادفروخت کرنے کے سابقہ شراکتدار کےحق کے درمیان ایک فرق موجود ہے۔فوری معاملے میں،شراکت داری میں ایک شراکتدار کی موت پرتحلیل ہوگئی،جس کے وارث اور قانونی نمائندے،لہذا،کم ازکم اپنے حصے کی حدتک جائیدادمنتقل کرسکتے تھے۔(1236-جی-ایچ)

اڈنکی نارائنپا ودیگر بنام بھاسکر کرشنپا(متوفی)اوراس کے بعدان کے وارثوں اور دیگر اے آئی آر(1966)ایس سی 1300 کاحوالہ دیا گیا۔

2.1۔ مندرجہ ذیل تینوں عدالتوں نے یہ پایاہے کہ متوفی شراکتدار کے وارثوں اورقانونی نمائندوں سے جائیدادخریدنے کے بعدمدعاعلیہان کوقبضے میں لے لیا گیا تھااورجب نیلامی کی فروخت متاثر

ہوئی تھی تو وہ وہاں رہ رہے تھے۔انہوں نے کچھ بہتری پیدا کی تھی اوران کے ذریعہ ایک نئی عمارت بھی تعمیر کی گئی تھی۔چونکہ یہ مقدمہ بیع نامہ پرعملدرآمد اور اندراج کے بعد دائر کیا گیا تھا،لہذا مدعاعلیہان کے پیشرو، دلچسپی میں ایک ضروری فریق تھے۔انہیں مقدمے میں فریق کے طور پر نامزد نہیں کیا گیا تھا۔جس تاریخ کو جائیداد کے قبضے کی فراہمی کی کوشش کی گئی تھی،اس وقت تک وہ جائیداد کے مالک پائے گئے تھے،اس لیے انہیں اس میں رکاوٹ ڈالنے کا حق حاصل تھا۔

(11236-ایچ؛1237-اے-بی)

دیوانی اپیلیٹ کادائرہ اختیار:دیوانی اپیل نمبر 10588 آف 1995۔

1983 کے ای ایس اے نمبر 4 کے ایماکولم میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 10.10.1988 کے حتمی فیصلے اورحکم سے۔

اپیل کنندہ کے لئے بی وی دیپک(این پی)۔

جواب دہندہ کی طرف سے سی ایس راجن،فضلین انعم اورای ایم ایس انعم۔

جسٹس ایس بی سنہا۔نیلامی کے خریدار ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہیں جوکیرالہ ہائی کورٹ کے 10.10.1988 کے ایک فیصلے اورحکم سے ناراض اورغیر مطمئن ہیں۔

تین بھائی، مادھون، باہولیان اور کرونا کرن اس جائیداد کے مالک تھے۔مادھون اور باہولین نے" دی ٹرسٹ فل ڈیلی بینکنگ کمپنی" کے نام اور انداز کے تحت شراکت داری شروع کی۔مادھون 26.10.1960 کوانتقال کر گئے،جواب دہندہ نمبر 3 سے 5 کواپنے قانونی وارث اورنمائندوں کے طور پر پیچھے چھوڑ گئے۔شراکت داری فرم ان کی موت کے ساتھ تحلیل ہوگئی۔مادھون کے قانونی وارثوں اور نمائندوں نے 28.05.1963 کو ایک رجسٹرڈ بیع نامہ کی وجہ سے اس جائیداد کو کرشنن(چونکہ مرحوم)کے حق میں منتقل کر دیا۔مذکورہ شراکتداری فرم کے خلاف 312.20 روپے کی رقم کی وصولی کے لئے ایک

تیسرے فریق نے مقدمہ دائر کیا تھا۔ مذکورہ مقدمے کو 1964 کے او ایس نمبر 523 کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔ اس کا حکم دیا گیا تھا۔

جواب دہندہ نے تسلیم کیا کہ وہ مذکورہ مقدمے میں فریق نہیں تھا۔ مذکورہ حکم نامے پر عمل درآمد کرتے ہوئے مذکورہ جائیداد کی نیلامی کی گئی۔ درخواست گزار نے اسے 5050 روپے کی رقم میں خریدا جو سب سے زیادہ بولی تھی۔ مذکورہ فروخت کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ نیلامی کے خریدار نے قبضہ کی فراہمی کے لئے دعا کی۔ جواب دہندہ نے اس میں رکاوٹ ڈالی۔ درخواست گزار کی طرف سے رکاوٹ کو ہٹانے کے لئے ایک درخواست دائر کی گئی تھی۔ 9.10.1979 کے ایک فیصلے اور حکم کے ذریعے ایگزیکیٹو کورٹ نے مذکورہ درخواست کو خارج کر دیا اور جواب دہندہ کو ہدایت دی کہ وہ دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ 590.07 روپے کی رقم اس بنیاد پر جمع کرائے کہ مادھون کی موت کے بعد شراکت داری تحلیل ہوگئی اور اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ دوسرا شراکتدار بھی شراکت داری اثاثوں کی کچھ اشیاء سے نمٹ رہا تھا۔ مادھون کے قانونی وارث اور نمائندے جائیداد فروخت کر سکتے تھے۔ لہذا جواب دہندہ اس کا قانونی مالک تھا۔

تاہم اپیلیٹ کورٹ نے اپیل مسترد کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ جواب دہندہ نیلامی خریدار کے ساتھ جائیداد کا شریک مالک ہونے کی وجہ سے جواب دہندہ کو 590.07 روپے جمع کرانے کی ہدایت دینا درست نہیں ہے۔ درخواست گزار کی جانب سے ترجیح دی گئی دوسری اپیل میں عدالت عالیہ نے مذکورہ فیصلے میں کوئی غلطی نہیں پائی اور اسے خارج کر دیا۔ یہ رائے دی گئی تھی کہ شراکت داری تحلیل ہونے کے بعد، تحلیل شدہ فرم کو بعد میں شراکت داری کی حیثیت حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

درخواست گزار کا استدلال یہ ہے کہ جواب دہندگان حل شدہ فرم کے قانونی وارث نہیں ہیں اور انہوں نے کوئی حصہ حاصل نہیں کیا ہے۔ لہذا جواب دہندگان کو مزاحمت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مادھون کی موت کے بعد یہ شراکت داری ختم ہوگئی۔ لہذا وارث اور قانونی نمائندے کم از کم اپنے حصے کی حد تک جائیداد منتقل کر سکتے ہیں۔

شراکت داری کے دوران کسی جائیداد کو فروخت کرنے کے شراکت دار کے حق اور فرم کے تحلیل ہونے کے بعد اس کی جائیداد فروخت کرنے کے سابقہ شراکتدار کے حق کے درمیان ایک فرق موجود ہے۔

تینوں عدالتوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ مادھون کے وارثوں اور قانونی نمائندوں سے جائیداد خریدنے کے بعد جواب دہندہ کو قبضے میں لے لیا گیا تھا اور جب نیلامی کی فروخت عمل میں آئی تھی تو وہ وہاں رہ رہے تھے۔ اس نے کچھ بہتری پیدا کی تھی اور اس کے ذریعہ ایک نئی عمارت بھی تعمیر کی گئی تھی۔ چونکہ بیع نامہ پر عملدرآمد اور اندراج کے بعد مقدمہ دائر کیا گیا تھا، لہذا جواب دہندہ ایک ضروری فریق تھا۔ انہیں مقدمے میں فریق کے طور پر نامزد نہیں کیا گیا تھا۔ وہ اس تاریخ تک جائیداد کے مالک پائے گئے تھے جب جائیداد کے قبضے کی فراہمی کو مؤثر بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس کے پاس اس میں رکاوٹ ڈالنے کا حق تھا۔ ایک بار جب زیر بحث جائیداد کے بارے میں عنوان رکاوٹ ڈالنے والے کے پاس موجود پایا جاتا ہے، تو ضابطہ فوجداری کے آرڈر 21 رول 97 کے تحت رکاوٹ کو ہٹانے کے لئے درخواست گزار کے حق میں صحیح طور پر طے کی گئی ہے۔

نیلامی میں جو کچھ فروخت کیا جاسکتا تھا وہ جائیداد میں مقروض کا حق، ملکیت اور مفاد تھا۔ اس طرح کی کارروائی میں حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نیلامی خریدار کا حق اگر کوئی ہو تو اس کا تعین نہیں کیا جاسکتا تھا۔ بھارتیہ قانون شراکت داری 1932 کی دفعہ 29 میں کہا گیا ہے کہ شراکتدار کے منتقل کرنے والے کا کیا مفاد ہوگا۔ اس کی ذیلی دفعہ (2) ٹرانسفر کرنے والے کے حق کا تعین کرتی ہے اگر فرم تحلیل ہو جاتی ہے یا اگر منتقل کرنے والا شراکتدار اس کا شراکتدار نہیں رہ جاتا ہے۔ لہذا تحلیل شدہ شراکت داری کے سابق شراکتدار سے متعلقہ خریدار کے حق پر آزادانہ کارروائی میں کام کرنا ضروری تھا۔

اڈنکی نارائنپا و دیگر بنام بھاسکر کرشنپا (متوفی) اور اس کے بعد ان کے وارثوں اور دیگر اے آئی آر (1966) ایس سی 1300 میں اس عدالت نے کہا:

"...شراکت داری کا پورا تصور ایک مشترکہ منصوبے کا آغاز کرنا ہے اور اس خریداری کے لئے سرمائے کی رقم یا یہاں تک کہ غیر منقولہ جائیداد سمیت جائیداد بھی لانا ہے۔ ایک بار جب ایسا ہو جاتا ہے تو جو کچھ بھی لایا جاتا ہے وہ اس شخص کی خصوصی ملکیت بن جاتا ہے جو اسے لاتا ہے۔ یہ شراکت داری کا تجارتی اثاثہ ہوگا جس میں تمام شراکت دار شراکت داری کے کاروبار کے جوائنٹ وینچر میں اپنے حصے کے تناسب سے دلچسپی لیں گے۔ لہٰذا، جو شخص اسے لے کر آیا ہے، وہ کسی بھی ایسی جائیداد پر کوئی خصوصی حق حاصل نہیں کر سکے گا جو اس نے لائی ہے، نہ ہی کسی دوسری شراکت داری پراپرٹی پر۔ وہ شراکت داری کے کاروبار میں اپنے حصے کی حد تک بھی اپنا حق استعمال نہیں کر سکے گا۔ جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے، شراکت داری کے دوران اس کا حق یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً منافع کا اپنا حصہ حاصل کرے جیسا کہ شراکت داروں کے درمیان اتفاق رائے ہو سکتا ہے اور شراکت داری کی تحلیل کے بعد یا خالص شراکت داری کے اثاثوں میں اپنے حصے کی قیمت کی شراکت داری سے سبکدوشی کے ساتھ، حل کی تاریخ یا ذمہ داریوں اور پیشگی چارجز کی کٹوتی کے بعد سبکدوشی کے ساتھ..."

یہاں ہمیں اس معاملے کو بالکل مختلف زاویے سے دیکھنا ہوگا۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں فرم کے شراکت دار جائیداد کے مالک نہیں تھے۔ یہ ایک ایسا معاملہ بھی نہیں ہے جہاں جائیداد شراکت داری فرم کی ملکیت تھی۔ پہلے سے موجود شریک مالکان کی حیثیت سے شراکت داروں کے پاس جائیداد کا ایک یقینی حصہ تھا۔ انہوں نے شراکت داری میں کاروبار چلانے کے لئے صرف اپنی جائیداد کا استعمال کیا۔ شراکت داری کے تحلیل ہونے پر، جائیداد میں ان کا حق بحال ہوگیا۔ کاروباری مقصد کے لئے کسی احاطے کا استعمال خود بخود اس نتیجے پر نہیں پہنچے گا کہ احاطہ شراکت داری فرم کا ہے۔

شراکت داری کے معاہدے کی شرائط وضوابط کسی بھی صورت میں معلوم نہیں ہیں. یہ بھی ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں شراکت دار شریک مالک ہونا بند کر دیتے ہیں۔ اگر شراکت داری کے دوران بھی ان کا جائیداد میں غیر منقسم حصہ برقرار رہتا ہے تو اس کی خود بخود تحلیل پر ان کی کوئی دلچسپی رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جواب دہندگان کو جائیداد کے قبضے میں پایا گیا۔ وہ اس میں کچھ دلچسپی رکھتے تھے۔ اس معاملے کے تناظر میں، ہمیں مذکورہ فیصلے میں کوئی قانونی کمزوری نظر نہیں آتی۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ہمیں اس فیصلے میں مداخلت کرنے کی کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔ اسی کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ بنا کسی لاگت کے۔

آر۔ پی

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document